روزنامہ نئی بات (14) 30 جون 2015ء

کاروباری لاگت میں کمی آنے تک جی ایس پی پلس سے استفادہ ممکن نہیں، جاوید بلوانی

پاکستان عالمی کنونشنز کے اصولوں پر عملدرآمد نہیں کر رہا، ملک میں صنعتوں کو بجلی، گیس اور پانی میسر نہیں، پی ایچ ایم اے ہاؤس میں گفتگو

کراچی (کامرس رپورٹر) حکومتی نااہلیوں کے باعث پاکستان کے لئے ملنے والا جی ایس پی پلس اسٹیٹس خطرے میں ہے، ملک میں کاروباری لاگت میں کمی آنے تک جی ایس پی پلس سے استفادہ ممکن نہیں، پاکستان عالمی کنونشنز کے اصولوں پر عملدرآمد نہیں کر رہا، ملک میں صنعتوں کو بجلی ہے اور نہ ہی گیس دستیاب ہے اور سونے پر سہاگہ یہ کہ پانی بھی میسر نہیں ہے، ان حالات میں یورپی یونین سے پاکستان کو ملنے والے جی ایس پی پلس اسٹیٹس کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ یہ بات ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے چیف کوآرڈینیٹر محمد جاوید بلوانی نے گزشتہ روز پی ایچ ایم اے ہاؤس میں اکنامک رپورٹرز کے اعزاز میں دیئے گئے افطار عشائیہ میں گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ جاوید بلوانی نے کہا کہ سری لنکا سے یورپی یونین نے جی ایس پی پلس کا درجہ اسی لیئے واپس لے لیا تھا اب لگتا ہے کہ پاکستان بھی اسی کی زد میں آنے والا ہے، جی ایس پی پلس کا درجہ ملنے کے بعد بنگلہ دیش، چین اور بھارت کی برآمدات میں اضافہ ہوا لیکن پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت بجلی اور گیس مہنگی ہونے کی وجہ سے مقابلے کے قابل نہیں اگر حکومت ان پٹ ریٹ کو کم کر دے تو جی ایس پی پلس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں صنعتی شعبے کے لئے مسائل اب بھی پہلے جیسے ہیں صرف زبانی جمع خرچ پر کام چلایا جا رہا ہے، ملک میں بجلی اور گیس کی سپلائی بہتر اور اسکی قیمت جب تک کم نہیں ہو گی اس وقت تک جی ایس پی پلس سے استفادہ خواب ہی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ، وزارت تجارت ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل پروڈکٹس کی برآمدات کو سپورٹ دینے اور ملک میں پیدا ہونے والے قیمتی خام مال کی برآمدات کے انسداد میں ناکام ہو گئی ہے، پاکستانی ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات کے فروغ کی راہ میں پلاننگ کمیشن، ایف بی آر سمیت وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل اور وزارت پانی و بجلی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں، پاکستان کے ایسے ہیں کہ کئی صنعتکار ہیں جو اپنی صنعتوں کے نہ چلنے اور برآمدات میں کمی سے مایوس ہو کر اپنا پیشہ چھوڑ کر بلڈر اور ٹریڈر بن گئے ہیں۔۔ جاوید بلوانی نے کہا کہ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کی برآمدی مصنوعات کو اگر پاکستان کے عالمی مارکیٹوں میں تین حریف ممالک جن میں بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا شامل ہیں میں سے کسی ایک حریف ملک کی ٹیکسٹائل ان پٹس کے تناسب پر لانے کے لیے اقدامات بروئے کار لائے جائیں تو پاکستانی ٹیکسٹائل سیکٹر کی برآمدات 84 ارب ڈالر کی بلند سطح کو چھونے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کو اگرچہ یورپین یونین کی جانب سے جی ایس پی اسٹیٹس کی سہولت بھی حاصل ہے لیکن اس سہولت کے باوجود بین الاقوامی مارکیٹوں میں پاکستانی ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات بلحاظ قیمت بھارت بنگلہ دیش اور سری لنکا کی مصنوعات کے ساتھ مسابقت نہیں کر پا رہی ہیں۔

روزنامہ جنگ کراچی منگل 30 رجون 2015ء

کاروباری لاگت میں کمی آنے تک جی ایس پی پلس سے استفادہ ممکن نہیں، جاوید بلوانی

صنعتوں کو نہ تو بجلی دستیاب ہے اور نہ گیس سونے پر سہاگہ پانی بھی میسر نہیں، افطار عشائیے میں گفتگو

کراچی (اسٹاف رپورٹر) حکومتی نااہلیوں کے باعث پاکستان کے لئے ملنے والا جی ایس پی پلس اسٹیٹس خطرے میں ہے، ملک میں کاروباری لاگت میں کمی آنے تک جی ایس پی پلس سے استفادہ ممکن نہیں، پاکستان عالمی کنونشنز کے اصولوں پر عملدرآمد نہیں کر رہا، ملک میں صنعتوں کو نہ تو بجلی دستیاب ہے اور نہ گیس سونے پر سہاگہ یہ کہ پانی بھی میسر نہیں ہے، ان حالات میں یورپی یونین سے پاکستان کو ملنے والے جی ایس پی پلس اسٹیٹس کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ یہ بات ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے چیف کوآرڈینیٹر محمد جاوید بلوانی نے گزشتہ روز پی ایچ ایم اے ہاؤس میں میڈیا کے اعزاز میں دیئے گئے افطار عشائیہ میں گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ جاوید بلوانی نے کہا کہ سری لنکا سے یورپی یونین نے جی ایس پی پلس کا درجہ اسی لئے واپس لے لیا تھا اب لگتا ہے کہ پاکستان بھی اسی کی زد میں آنے والا ہے، جی ایس پی پلس کا درجہ ملنے کے بعد بنگلہ دیش، چین اور بھارت کی برآمدات میں اضافہ ہوا لیکن پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت بجلی اور گیس مہنگی ہونے کی وجہ سے مقابلے کے قابل نہیں اگر حکومت ان پٹ ریٹ کو کم کر دے تو جی ایس پی پلس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں صنعتی شعبے کے لئے مسائل اب بھی پہلے جیسے ہیں صرف زبانی جمع خرچ پر کام چلایا جا رہا ہے، ملک میں بجلی اور گیس کی سپلائی بہتر اور اسکی قیمت جب تک کم نہیں ہو گی اس وقت تک جی ایس پی پلس سے استفادہ خواب ہی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ، وزارت تجارت ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل پروڈکٹس کی برآمدات کو سپورٹ دینے اور ملک میں پیدا ہونے والے قیمتی خام مال کی برآمدات کے انسداد میں ناکام ہو گئی ہے، پاکستانی ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات کے فروغ کی راہ میں پلاننگ کمیشن، ایف بی آر سمیت وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل اور وزارت پانی و بجلی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں، پاکستان کے ایسے ہیں کہ کئی صنعتکار ہیں جو اپنی صنعتوں کے نہ چلنے اور برآمدات میں کمی سے مایوس ہو کر اپنا پیشہ چھوڑ کر بلڈر اور ٹریڈر بن گئے ہیں۔